[تفسیر ابن جریر ۲۲/۲۹، احکام القرآن ۳/۴۵]

علامہ ابن جریر طبریؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''اے نبی ﷺ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ جب اپنے گھروں سے کسی حاجت کے لیے نکلیں تو لونڈیوں کے سے لباس نہ پہنیں کہ سر اور چہرے کھلے ہوئے ہوں، بلکہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے گھونگٹ ڈال لیا کریں تا کہ کوئی فاسق ان سے تعرض نہ کر سکے اور سب جان لیں کہ وہ شریف عورتیں ہیں۔'' [تفسیر ابن جریر ۲۲/ ۲۹]

عورتوں کا چہرے کو ڈھانکے بغیر گھروں سے باہر نکلنا بالکل ایسا ہے جیسے دورِ جاہلیت میں لونڈیاں پھرا کرتی تھیں۔ جو عورتیں سر اور چہرے کو ڈھانپ کر گھروں سے باہر نکلیں ان کو شریف (آزاد) شمار کیا جاتا، اس کے برعکس جو عورت بے پردہ گھوما پھرا کرتی اس کو فاحشہ یا لونڈی گردانا جاتا تھا۔ دین اسلام میں عفت وعصمت کے تقاضے کے بالکل مطابق اس اصول کو برقرار رکھا گیا۔ اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آپ پردے کو اپنا کر اسلام اور مسلمانوں کی نظر میں اپنا شمار شریف عورتوں میں کرنا پسند کریں گی یا بے پردگی جیسی ذلت کا داغ اپنے ماتھے پر لگا کر حیا باختہ عورتوں کی فہرست میں شامل ہونا چاہتی ہیں۔

یورپ کے نزدیک سب سے گھناؤنی چیز نقاب (Veie) ہے کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو انسانی چہرے کی خوبصورتی کو لوگوں سے اوجھل کرتی ہے۔ ام خلاد رضي الله عنها اپنے بیٹے کی شہادت پر میدانِ جنگ میں مکمل پردہ کر کے گئیں تو لوگوں نے کہا کہ اے ام خلاد رضي الله عنها آج تو پردے کا موقع نہیں (یعنی آج تو تمہارے بیٹے کی شہادت ہوئی ہے) تو ام خلاد رضي الله عنها نے بہت ہی پیارا جواب دیا فرمایا: ''إن أرزأ ابنی فلن أرزأ حيائی'' ''اگر میں نے اپنا بیٹا کھو دیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں نے شرم وحیا بھی کھو دیا ہے۔''

دورِ نبوت سے لے کر آج تک جتنے بھی مسلمان قرآن وحدیث پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہوئے ہیں انہوں نے اپنی ماؤں، بہنوں اور امتِ مسلمہ کی تمام خواتین کو پردے کی تلقین کی ہے۔ امتِ مسلمہ کی تمام خواتین سے گزارش ہے کہ وہ مغربی تہذیب کو چھوڑ کر اسلامی تہذیب اپنائیں۔ عورت کا اصل زیور حیاء اور اس کا پردہ ہے۔ اور ہر عورت اصلی زیور میں ہی اچھی لگتی ہے۔

ہم میں اور صحابہ کرام ﷺ میں کیا فرق ہے؟

- ہم دنیا کو دین پر ترجیح دینے والے۔ — صحابہ ﷺ دین کو دنیا پر ترجیح دینے والے۔
- ہم موڈ اور طبیعت پر عمل کرنے والے۔ — صحابہ ﷺ شریعت پر عمل کرنے والے۔
- ہم مصلحت پر چلنے والے۔ — صحابہ ﷺ مشکلات سے گزرنے والے۔
- ہم اسلام کا دعویٰ کرنے والے۔ — صحابہ ﷺ اسلام کو دنیا میں نافذ کرنے والے۔
- ہم گستاخ رسول ﷺ کو برداشت کرنے والے۔ — صحابہ ﷺ گستاخ رسول ﷺ کی گردن اڑانے والے۔
- ہم صرف سوچ پر گزارہ کرنے والے۔ — صحابہ ﷺ عمل کر کے رب کو راضی کرنے والے۔

یا اللہ ہمیں صحابہ ﷺ جیسے اعمال کی توفیق عطا فرمائیں۔

[انتخاب: رستم عثمانی]

جھوٹ

عتیق اللہ نجم الثاقب خالد

معاشرے میں کرپشن اور بدعنوانی کی درجنوں مثالیں پائی جاتی ہیں۔ان میں سے جھوٹ ایک ایسی برائی ہے جو باقی ساری برائیوں کو ڈھال فراہم کرتی ہے۔معاشرتی برائیوں کی وجہ سے لوگوں کے لیے یہ دنیا جہنم کی صورت اختیار کرگئی ہے۔ لوگوں نے ایک دوسرے کی معاشی ناکہ بندی کررکھی ہے۔ایک دوسرے کو ذہنی، روحانی، نفسیاتی اور اعصابی اذیت دی جاتی ہے۔اگر ہم صرف جھوٹ کو چھوڑیں تو معاشرہ بہت حد تک سدھر سکتا ہے۔

معاشرے میں جھوٹ کی بہت ساری مثالیں ہیں۔☆ والدین بچوں سے جھوٹ بولتے ہیں۔ بچے کو تعلیمی ادارے میں داخل کراتے وقت غلط تاریخ پیدائش لکھی جاتی ہے۔ادارے میں ملازمین حاضری کا غلط وقت لکھتے ہیں، چھٹی کرتے وقت غلط وقت لکھ کر چلے جاتے ہیں۔ادارے میں خرچ کی جانے والی رقم کو کسی اور مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، کاغذات میں جائز قسم کے اخراجات دکھائے جاتے ہیں۔دوکاندار گاہک کو دھوکا دینے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیتا ہے۔گاہک بھی جھوٹ بول کر دوکاندار سے ناجائز رعایت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ڈاکٹر لوگوں کو غلط سرٹیفکیٹ دیتا ہے۔مخصوص طبقے کے لوگوں کو جو سرکاری رعایت حاصل ہے اس کو غبن کرنے کے لیے دوسرے لوگ اپنے آپ کو اس طبقے اور اسی علاقے کا ظاہر کرتے ہیں اور اس کے لیے سرٹیفکیٹ حاصل کرتے ہیں۔الیکشن کے موقع پر تو جھوٹ کا کاروبار انتہائی تیزی پر ہوتا ہے، بوگس ووٹنگ اور جھوٹی حمایت یا منافقانہ جوڑ توڑ بہت عام ہوتا ہے۔

اس برائی کی وجہ سے حقدار کو حقوق حاصل نہیں ہوتے، جو لوگ حقدار نہیں وہ ناجائز مراعات حاصل کرتے ہیں۔ عدالتوں میں لوگ بے دھڑک جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹ پر بحث ہوتی ہے اور جھوٹ پر فیصلے ہوتے ہیں۔جھوٹے مقدمات اور جھوٹے فیصلے حقداروں کو حقوق سے محروم کرتے ہیں۔جھوٹے فریق کو حرام خوری کا قانونی راستہ دکھاتے ہیں۔

قرآن مجید میں اس برائی کی شدید مذمت ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم نے روزِ آخرت پر ایمان لایا۔حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔وہ اللہ اور اہل ایمان کو دھوکا دیتے ہیں؛ لیکن اپنے دھوکے کا خود شکار ہوتے ہیں اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ان کے دلوں میں بیماری ہے، اللہ نے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا اور ان کے جھوٹ کہنے کے سبب ان کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔" [البقرۃ ۸-۱۰]

احادیث شریفہ میں اللہ کے رسول ﷺ نے جھوٹ کو کہیں منافق کی تین نشانیوں میں سے ایک، اور کہیں چار نشانیوں

☆ عصر حاضر میں امت اسلامیہ کا بہت بڑا المیہ لامحدود شوقِ امامت وقیادت بھی ہے۔کتنے ہی بزاخفش، بزعم خویش بزرجمہر بن کر ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد قائم کر کے پارٹی بازی اور فرقہ بندی کی لعنت میں پڑ جاتے ہیں۔یہی روز افزوں شوقِ امامت وقیادت ایسا خطرناک عملی جھوٹ ہے، جس نے امت کو اتفاق واتحاد کی نعمت سے محروم کر رکھا ہے۔ (العیاذ باللہ) ابو محمد